جہاں آرزو

شاعر : سحر محمود　　اشاعت : 2016　　صفحات : 160　　قیمت : /180روپے　　ناشر : مکتبہ الفاروق ،ابوالفضل انکلیو،جامعہ نگر ،نئی دہلی۔25

مبصر : محمد اشرف یاسین،بی اے ،آنرس(اردو) سال آخر ،جامعہ ملیہ اسلامیہ ،نئی دہلی۔25

"جہاں آرزو" فضل الرحمان محمود شیخ قلمی نام سحر محمود کا پہلا شعری مجموعہ ہے جس میں برادرم نے جامعہ اسلامیہ سنابل کے زمانہ طالب علمی سے مارچ 2016تک کے اپنے منتخب کلام کو درج کیا ہے۔اس مجموعے میں مختلف اصناف کے اشعار شامل ہیں جیسے (1) حمد،(12) نعتیں ،(71)غزلیں ،چھ قطعاًت اور (15) متفرق اشعار کے علاوہ مزید والد محترم مولانا محمود الحسن اثریؒ کی یاد میں ایک غزل مسلسل بھی ہے۔ ہمارے سروں پر والدین کا سایہ ہمیں زندگی کی سرد و گرم سے محفوظ رکھتا ہے۔بہتوں کو اس درد و کرب سے گزرناپڑتا ہے۔ لیکن فن کار اور تخلیق کار کے علاوہ کوئی بھی شخص اس المناک کیفیت کو احسن طریقے سے بیان کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔بہر کیف اس صارفیت زدہ ماحول میں کسی نو جوان کا شعر وادب کے میدان میں قدم رکھنا اور مستقبل مزاجی کے ساتھ اس میں ڈٹے رہنا اپنے آپ میں ایک لائق تحسین قدم ہے ۔میں نے جب 2012 میں گلزار دہلوی (پنڈت آنند موہن زشتی) کا نمبر سحر محمود کو دیا تھا تو اس وقت مجھے بھی اس بات کا بالکل بھی وہم و گمان تک نہ تھا یہ ایک دن شعروشاعری میں اتنے بلند مقام تک پہنچ جائیں گے ۔اللہ کرے زور قلم اور ہو زیادہ۔۔۔۔۔۔

یقینا یہ جہاں فانی ہے لیکن
جہان آرزو فانی نہیں ہے،

زیر تبصرہ شعری مجموعے کا نام " جہان آرزو" ان کے مذکورہ شعر سے ہی ماخوذ ہے۔ یہاں پر ایک بات کا تذکرہ برمحل اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا، کہ غالب کے اسی مضمون کے ایک شعر کو دیوان غالب مرتب کرتے ہوئے ان کے شاگرد نواب مصطفیٰ خان شیفتہ نے تنافر لفظی کا الزام عائد کرکے نکال دیا تھا وہ شعر اس طرح ہے۔

کہاں ہے تمنا کا دوسرا قدم یارو
ہم نے دشت امکاں کو ایک نقش پا پایا

شیفتہ کے برعکس تمنا ہی کے ایک ہم معنی یا قریب المعنی لفظ "آرزو" کو سحر محمود نے اپنے مجموعہ کے لئے منتخب کیا ہے۔

جیسا کہ مجموعہ میں "گزارش احوال واقعی" کے تحت ذکر کیا گیا ہے کہ سحر محمود نے گلزار دہلوی سے جب بات کی تو انہوں نے ڈاکٹر تابش مہدی کا نام لیا اور سحر محمود کی رہنمائی کی کہ تم انہیں سے اصلاح لیتے رہو کیونکہ شعر وشاعری کرنا الگ فن ہے اور لوگوں کے کلام پر اصلاح دینا الگ، بہر حال سحر محمود نے مستقل طور پر ڈاکٹر تابش مہدی کی شاگرد قبول کرلی اور آج تک اپنے کلام پر انہیں سے اصلاح لیتے ہیں ۔کتاب کی ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعے میں جہاں مختلف اصناف پر کہے گئے متنوع اشعار ملتے ہیں وہیں مختلف مضامین کے بھی کثیر اور اچھے اشعار بھی درج ہیں جیسے موجودہ زمانہ میں لوگوں کے اخلاق واطوار اور معاملہ وبرتاؤ سے واقفیت کے بعد ان کا یہ شعر بہت با معنی معلوم ہوتا ہے کہ

بہت اچھا تھا جب ناآشنا تھا حسن دنیا سے
مجھے اب ہوش مندی،آگہی تکلیف دیتی ہے،

ہم اکیلے ہیں مقابل ہے زمانہ سارا
سخت دشوار ہے اپنوں سے بغاوت کرنا،

نعتیہ شاعری میں بجا طور پر لکھا ہے کہ

ذکر آقا جو عام کرتا ہے
اس کو عالم سلام کرتا ہے،

نرم لہجہ، نبی مرسل کا
دشمنوں کو بھی رام کرتا ہے،

نفرتوں کا گزر نہیں کوئی
وہ محبت کو عام کرتا ہے،

میرے آقا امین وصادق ہیں
ہر کوئی احترام کرتا ہے،

حمدیہ، نعتیہ اور غزلیہ شاعری کے علاوہ انہوں نے قطعاًت بھی اچھے لکھے ہیں جیسے

خوشی و غم کے سوا اور زندگی کیا ہے
اگر نہ غم ہو تو پھر لذت خوشی کیا ہے،

نہیں ہے کوئی جو مقصد تو زندگی کیا ہے
اگر خلوص نہیں لطف بندگی کیا ہے

یہ 160/ صفحات پر مشتمل ایک شعری مجموعہ ہے جس کا مقدمہ جناب ڈاکٹر تابش مہدی اور تعارف جناب سید راشد حامدی نے لکھا ہے جبکہ فلیپ جواں سال عالم دین جناب شاہ اجمل فاروق اور جماعت اسلامی ہند کے لائبریرین جناب تنویر آفاقی صاحب نے لکھا ہے۔اشاعت اچھی ہے بس بعض جگہوں پر پروف ریڈنگ کی کچھ کمیاں کھٹکتی ہیں ۔ امید ہے کہ آئندہ اڈیشن میں اس طرف بھی توجہ دی جائے گی اور شعر وادب کے دلدادہ قارئین اس مجموعہ کو ضرور شرف قبولیت سے نوازیں گے۔